بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ✲ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ — قادیان

یوم شنبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۱ | ۱۱ر ماہ فتح ۱۳۲۲ ہش | ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ | ۱۱ر دسمبر ۱۹۴۳ء | نمبر ۲۹۰

## مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ر ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۷½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ کل دن میں درد نقرس میں زیادتی رہی۔ شام کو درد کے علاوہ ۱۰۱ درجہ بخار بھی ہو گیا۔ آج صبح بخار اتر گیا۔ اور درد میں کمی ہو گئی۔ لیکن اس قدر کمی نہ ہوئی۔ کہ حضور عید گاہ میں موٹر وغیرہ سواری پر بھی تشریف لے جا سکتے۔ اس وقت زیادتی درد اور دیگر عوارض میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً کمی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے درد دل سے دعا کرتے رہیں۔

حضرت امیر المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت آج زیادہ علیل رہی۔ بخار۔ پیٹ میں درد کے علاوہ ضعف دل کا دورہ بھی ہو گیا۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کو پہلے سے افاقہ ہے کبھی قدر نزلہ کی شکایت ہے۔ احباب دعا کریں۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۶۲ھ

# وید کب بنے اور کس نے بنائے؟

گذشتہ پرچہ میں ایک آریہ لیکچرار کے اس ادعا کو باطل ثابت کیا گیا ہے۔ کہ "ویدک دھرم ہی آتما سے پرماتما کا سیدھا تعلق کرنا سکھاتا ہے"۔ نیز اس سلسلہ میں اسلام پر جو اعتراض کیا گیا تھا۔ اسے بھی رد کیا گیا ہے۔ اب ان بے بنیاد دعووں کے متعلق کچھ لکھا جاتا ہے۔ جو ویدک دھرم کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے بعد ثبوت اور بلا دلیل پیش کئے گئے مثلاً کہا گیا ہے۔ کہ

"دوسری جگہ شخصیت کام کرتی ہے۔ لیکن ویدک دھرم میں یہ ضروری نہیں ہے۔ رشی مہرشی لوگ ویدک دھرم کو بنانے والے نہیں تھے چلانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ تو اس کے پرچارک تھے۔ دوسروں کے ہاں یہ بات نہیں ہے"۔

"ویدک دھرم کی یہ خوبی ہے۔ کہ آتما کا پرماتما سے تعلق کرانے میں درمیان میں کسی قسم کا پردہ اور روکاوٹ حائل نہیں کرتا"۔

"ویدوں کا بنانے والا کوئی انسان نہیں ہے۔ بلکہ خود بھگوان ہے۔ دوسری کتابیں انسانوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ لیکن وید سوتم پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں"۔

(آریہ گزٹ ۵ر دسمبر)

قبل اس کے کہ ہم ان دعووں پر آریہ سماج کے بانی کی تحریروں سے روشنی ڈالیں۔ یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جن ویدوں کے متعلق اس زور شور سے دعوےٰ کیا جا رہا ہے کہ وہ پرماتما کے بنائے ہوئے ہیں۔ وہ خود اس بارے میں بالکل ساکت اور صامت ہیں۔ ان میں قطعاً اس بات کا کوئی ذکر نہیں۔ کہ پرماتما نے ان کو کب اور کس طرح بنایا۔ اور راسخ الاعتقاد ہندوؤں اور آریوں میں اس کے متعلق بہت بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ جمہور ہندوؤں کا عقیدہ ہے۔ کہ برہما جی کے دل میں ویدوں کا اپدیش کیا گیا (شوتیا شوتیر ۶ - ۱۸) لیکن آریہ یہ کہتے ہیں کہ "پیدائش کے شروع میں پرماتما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا رشیوں کے آتما میں ایک ایک وید کو ظاہر کیا"۔

(ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۲۴)

ان حالات میں کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ وہ وید جو اتنا بھی نہیں بتا سکتے۔ کہ وہ کیونکر بنے۔ ان کی فضیلت قرآن کریم کے مقابلہ میں بیان کی جاتی ہے۔ جس میں بار بار بتایا گیا ہے۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے۔ جس کا ایک ایک لفظ اس نے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر نازل کیا۔

سوامی دیانند جی نے ویدوں کے نزول کے متعلق اپنے دعوےٰ کو ہندوؤں کیلئے قابلِ قبول بناتے ہوئے یہ تاویل پیش کی تھی۔ کہ "پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چار مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے۔ اور اس برہما نے اگنی۔ وایو۔ آدتیہ اور انگرا سے رگ۔ یجر۔ سام وید اور اتھر وید کو حاصل کیا"۔ (ستیارتھ ایڈیشن چہارم صفحہ ۲۳۴)

قطع نظر اس سے کہ یہ تاویل کہاں تک معقول اور قابل قبول ہے۔ قابل غور سوال یہ ہے۔ کہ وہ وید جو بقول رشی دیانند جی پہلے پرماتما نے چار رشیوں پر نازل کئے۔ پھر چار رشیوں سے برہما نے حاصل کئے ان کے متعلق تو یہ کہا جاتا ہے۔ کہ ان کے بنانے والا کوئی انسان نہیں بلکہ خود بھگوان ہے۔ لیکن قرآن کریم کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ انسان کا بنایا ہوا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے۔ کہ اسلام میں شخصیت کام کرتی ہے۔ اور یہ شخصیت خدا اور بندہ میں پردہ اور روکاوٹ ہے۔ حالانکہ قرآن کریم براہ راست رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر خدا نے نازل کیا۔ اور اپنے الفاظ میں نازل کیا۔ اب سوال یہ ہے۔ کہ اگر ایک انسان کے واسطہ سے نازل ہونے والا کلام خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔ بلکہ انسان کا بن جاتا ہے۔ تو جو کئی انسانوں کے واسطہ سے لوگوں تک پہنچے۔ (جیسا کہ وید پہلے چار رشیوں کے ذریعہ "ظاہر" ہوئے اور پھر برہما کو "حاصل" کرائے گئے) اسے کیوں انسانی کلام قرار نہیں دیا جا سکتا؟

پھر اس ادعا کی حقیقت ملاحظہ ہو کہ "دوسری جگہ شخصیت کام کرتی ہے۔ لیکن ویدک دھرم میں یہ ضروری نہیں ہے۔ رشی مہرشی لوگ ویدک دھرم کو بنانے والے نہیں تھے۔ چلانے والے نہیں تھے۔ بلکہ وہ تو اس کے پرچارک تھے۔ دوسروں کے ہاں یہ بات نہیں ہے"۔

یہ بات دوسروں کے ہاں ہے یا ویدک دھرم میں۔ اس کے متعلق سوامی دیانند جی کا بیان سنکر بآسانی فیصلہ کیا جا سکتا ہے سوامی جی ویدوں کے نزول ان کی تدوین اور ترتیب کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"وید سنسکرت زبان میں ظاہر ہوئے۔ اور وہ اگنی وغیرہ رشی لوگ اس سنسکرت زبان کو نہیں جانتے تھے۔ دھرماتما یوگی مہرشی لوگ جب جب جس جس منتر کے معنے جاننے کی خواہش سے توجہ کو یکسو کر کے پرمیشور کی ہستی میں سمادھی (مراقبہ) کے اندر قائم ہوئے۔ تب تب پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنے بتلائے۔ جب بہت لوگوں کے آتماؤں میں وید کے معنے ظاہر ہوئے۔ تب رشی منیوں نے وہ معنی معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے۔ جس جس منتر کے معنی کا انکشاف جس جس رشی کو ہوا اور پہلے ہی ہوا جس سے پیشتر اس منتر کے معنے کسی نے ظاہر نہیں کئے تھے۔ نیز اس نے دوسروں کو پڑھایا بھی تھا۔ اس یادگار کے لئے آج تک اس اس منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار کے لکھا چلا آتا ہے" (ستیارتھ)

اسی سلسلہ میں انہوں نے بتایا ہے کہ ویدوں کی گیارہ ہزار ایک سو ستائیس شرحیں کی گئی ہیں۔ ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ ایشور نے چار رشیوں پر وید ایسی زبان میں نازل کئے۔ جس کا وہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتے تھے۔ نہ دنیا میں کوئی اور وہ زبان جانتا تھا۔ انہوں نے وید برہما کے حوالے کر دئے۔ وہ بھی ان کے سمجھنے سے قاصر تھے۔ گویا دنیا میں وید ایک ایسے گورکھ دھندے کے رنگ میں پیش کئے گئے۔ جسے کوئی حل نہ کر سکتا تھا۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قادیان کی عید الاضحی

قادیان ۹ دسمبر۔ چونکہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بوجہ علالت عیدگاہ میں تشریف نہ لے جاسکے۔ اسلئے عید کی نماز حضرت مولوی شیر علی صاحب نے گیارہ بجے پڑھائی۔ اور پھر خطبہ عید پڑھا۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دوسرے افراد کی صحت وعافیت کے لئے نہایت ہی دردمندانہ رنگ میں خاص دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ اور پھر خطبہ کے بعد تمام مجمع سمیت۔ جس میں مردوں کے علاوہ عورتیں اور بچے بھی شامل تھے بہت دیر تک دعا کی۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے عہد مبارک کی یہ پہلی عیدالاضحی ہے۔ جس کے اجتماع میں حضور قادیان میں رونق افروز ہوتے ہوئے بوجہ علالت تشریف نہ لیجا سکے۔ اس وجہ سے مجمع بے رونق اور اداس سا نظر آتا تھا۔ مخلصین کے قلوب درد اور سوز سے بھرے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے آستانہ الوہیت پر گر کر حضور کی صحت کے لئے عاجزانہ دعائیں کیں۔ بیرونی احباب بھی دعاؤں میں مشغول رہیں۔

# انجمن احمدیہ دہلی کا سترھواں سالانہ جلسہ

بفضلہ تعالیٰ انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ نومبر ۱۹۴۳ء کو کمپنی باغ میں منعقد ہوا۔ ۲۶ نومبر کو دن کے اجلاس میں جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے ۵ بجے سے ۵ ½ بجے تک محاسن اسلام پر تقریر کی۔ شب کے اجلاس میں ½ ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے ورتمان اشانتی کا اپائے یعنی موجودہ بدامنی کا علاج کے موضوع پر تقریر کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمودہ علاج بتائے۔ جن پر عمل پیرا ہو کر دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے۔

۲۷ نومبر کو پہلے اجلاس میں ½ ۲ سے ½ ۵ بجے تک جناب گیانی عباد اللہ صاحب نے توحید باری تعالیٰ کے متعلق حضرت باوا نانک صاحب کے محبت بھرے اقوال پیش کئے۔ ½ ۵ بجے سے ½ ۶ بجے تک جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی۔ کہ ورتمان یگ میں گیتا ہماری کیا راہ نمائی کرتی ہے۔ شب کے اجلاس میں ½ ۸ بجے سے ½ ۹ بجے تک جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے ختم نبوت کی حقیقت۔ بیان فرمائی۔ اور اس مسئلہ کے ہر پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے آیت خاتم النبیین کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ ½ ۹ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک بعض مروجہ غلط عقائد جن سے عیسائی ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں کے موضوع پر جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے تقریر کی۔ اور اس ضمن میں حیات مسیح اور خلق طیور وغیرہ کو پیش کر کے عمدگی کے ساتھ ان عقائد کی غلطیوں کو واضح کیا۔

۲۸ نومبر کو دن کے اجلاس میں ۵ سے ½ ۷ تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اسلامی خدمات پر جناب قاضی محمد نذیر صاحب نے تقریر کی۔ اور تفصیل سے بتایا۔ کہ حضور نے مبعوث ہو کر کس کس رنگ میں اسلام کی حفاظت اور ترقی کے لئے بے نظیر کام کیا ہے۔ شب کے اجلاس میں ½ ۸ سے ½ ۹ تک جناب مہاشہ محمد عمر صاحب نے دنیا کے مہا پرش اور ان کا اُدیش کے موضوع پر تقریر کی۔ اور ہندو بھائیوں کو خصوصاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا پیغام دیتے ہوئے انہیں حضور کے دعاوی کی طرف متوجہ ہونے کی تاکید کی۔ ½ ۹ بجے سے ½ ۱۰ بجے تک جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے موجودہ ہولناک مصائب سے بچنے کی کونسی راہ ہے پر تقریر کی۔ اور موجودہ جنگ اور دیگر مصائب کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں پیش کر کے بتایا۔ کہ حضور نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر آج سے کئی سال قبل دنیا کو آنے والے ہولناک عذابوں سے ڈرایا تھا۔ اور بنی نوع انسان کو اپنی اصلاح کی طرف توجہ دلائی تھی۔ لیکن دنیا نے اس آسمانی آواز پر کان نہ دھرا جس کا نتیجہ آج سب کے سامنے ہے۔ کہ دنیا ایک ہولناک مصیبت میں مبتلا ہے۔ پس چاہیئے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر جھکے۔ اور اس کے فرستادہ کی آواز پر کان دھرے۔ تا اللہ تعالیٰ رحم فرما کر اس عذاب کو دور کر دے۔ جناب ثاقب صاحب جلسہ کے ایام میں دہلی تشریف لائے۔ اور کئی اجلاس میں سامعین کو اپنے کلام سے لطف اندوز کیا۔ جلسہ میں حاضری بفضلہ تعالیٰ اچھی رہی۔ خاکسار۔ عبدالحمید سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ دہلی

# درخواست دعا

جملہ بزرگان جماعت اور احمدی احباب کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز و محبوب بھائی چودھری عبداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ جمشید پور کے لئے دردِ دل سے دعا کی جائے۔ کہ حضرت شافی مطلق محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ آنعزیز کو شفائے عاجلہ وصحت کاملہ مرحمت فرمائے۔ آمین

آنعزیز کو کئی سال سے بائیں گھٹنے میں شدید درد ہے۔ بعض ماہرین تشخیص امراض کا خیال ہے۔ کہ گھٹنے کے نیچے نئی ہڈی بن رہی ہے۔ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۳ء آنعزیز کا پاؤں غسل خانہ میں پھسل گیا۔ اور وہی گھٹنہ جس میں مدت مدید سے درد ہے ٹوٹ گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ درد مند احمد شکر اللہ خان عزیز اندر ٹوبہ ٹیک سنگھ

(بقیہ صفحہ اول)

آخر جب اور جس جس منتر کے معنی جاننے کی خواہش کسی انسان کے دل میں پیدا ہوئی اسی نے مراقبہ کیا۔ تو پرماتما نے مطلوبہ منتروں کے معنی جتلائے۔ اس نے پھر آگے لوگوں کو وہ معنی بتائے۔ اور اس طرح دنیا پر نہ معلوم کتنی صدیوں کے بعد ویدوں کا مفہوم کھلا۔ اور ویدک دھرم بنا۔

ظاہر ہے کہ ویدک دھرم کے بننے کی یہ کہانی نہایت ہی عجیب وغریب ہونے کی وجہ سے انسانی فہم وفراست سے بالا ہے اگر چاروں رشی ویدوں کو سمجھ نہ سکتے تھے۔ تو ان کے حوالے کرنے کی کیا ضرورت تھی اور دنیا میں بھیجنے کی کیا غرض۔ وید جہاں پہلے تھے وہیں دھرے رہتے۔ پھر جب کسی کو معلوم ہی نہیں ہوسکتا تھا۔ کہ وید میں کیا بھرا پڑا ہے۔ اور کسی منتر میں کیا بیان کیا گیا ہے۔ تو کسی منتر کے معنی جاننے کی خواہش کسی کے دل میں کیونکر پیدا ہو سکتی تھی۔ پھر یہ کیونکر ضروری ہوا۔ کہ کسی نہ کسی انسان کے دل میں ہر ویدی منتر کے معنی جاننے کی خواہش پیدا ہو۔ جس کے معنے جاننے کی کسی اور کے دل میں خواہش نہ پیدا ہو چکی ہو۔ ہوسکتا ہے۔ کہ کئی لوگوں کے دلوں میں ایک ہی منتر کے معنی جاننے کی خواہش پیدا ہو جائے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ کئی منتروں کے سمجھنے کی خواہش کسی انسان کے دل میں بھی نہ پیدا ہو ان حالات میں کیا کی گئی۔ غرض یہ کہانی ناقابل فہم ہے۔ مگر قطع نظر اس سے سوال تو یہ ہے کہ کیا یہ ویدک دھرم جس کی رام کہانی اوپر بیان کی گئی ہے۔ اس قابل ہے۔ کہ اس کے متعلق ادعا کیا جائے۔ کہ اسے جاننے والے رشی مہرشی نہیں تھے۔ حالانکہ ایک ایک منتر کے ساتھ ان رشیوں کے نام ویدوں میں موجود ہیں

اور کہا جاتا ہے۔ کہ وہ منتر انہی رشیوں کی تصنیف ہیں۔ سوامی دیانندجی نے اس بارے میں لکھا ہے۔ کہ ”جو شخص رشیوں کو منتروں کا مصنف بتلائے اس کو غلط سمجھنا چاہیئے۔ وہ تو منتروں کے معنے کو ظاہر کرنے والے ہیں۔ نیز لکھا ہے۔ ”منتر کے ساتھ رشی کا نام بطور یادگار رکھے لکھا چلا آتا ہے“ (ستیارتھ صفحہ ۲۲۳) لیکن یہ دونوں باتیں کچھ جچتی نہیں ہیں۔ اگر منتروں کے معنے ساتھ لکھنے کے بعد رشیوں کے نام لکھے جاتے تو ایک بات بھی تھی لیکن جب سوامی دیانندجی یہ مانتے ہیں۔ کہ ”وہ معنے معہ رشی منیوں کی روایات کے کتابوں میں لکھے۔ ان کا نام براہمن ہوا“ تو رشیوں کے نام بھی انہی کتابوں میں درج ہونے چاہیئے تھے یہ کیا کہ معنی کہیں اور درج کر دیئے گئے۔ اور نام وید منتروں کے ساتھ رکھ دیئے گئے۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ جس رشی نے وید کا جو منتر بنایا۔ وہ اس کی طرف منسوب کرنے کے لئے اس کا نام ساتھ رکھ دیا گیا۔ اور یہ ثبوت ہے اس بات کا۔ کہ موجودہ وید رشیوں کی تصنیف ہیں۔ یا ان کا بڑا حصہ رشیوں کی تصنیف ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ویدک دھرم کسی لحاظ سے بھی میدان مقابلہ میں ٹھہرنے کے قابل نہیں ہے۔ اور کوئی بھی پہلو ایسا نہیں ہے۔ جس میں اسے بمقابلہ اسلام فضیلت حاصل ہو۔ یہ صرف اس کے ان پیروؤں کی ہٹ دھرمی ہے۔ جو دیدہ دانستہ یا نادانستہ طور پر ویدک دھرم کی فضیلت میں ایسی باتیں بیان کرتے ہیں۔ جن میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔ بے شک وید خدا کا کلام تھے۔ اور یہ کلام اسی طرح دنیا میں نازل ہوا جس طرح اور مقدس صحیفے خدا تعالیٰ کے نبیوں کے ذریعہ نازل ہوئے لیکن وہ کلام ایک تو ابتدائی زمانہ کے لئے اور مختص الوقت تھا۔ دوسرے اب اصلی صورت میں موجود بھی نہیں ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# جماعت احمدیہ کا شاندار سالانہ اجتماع

(۱)

خدا کا مسیح اور اقوام عالم کا موعود دنیا میں آیا۔ اس نے ہر قوم کو دعوت اسلام دی۔ سب سے پہلے اس نے مسلمان کہلانے والوں کو دعوت دی۔ اور فرمایا:۔

"مجھے وہ کذاب اور دجال اور مفتری تو کہتے ہیں۔ مگر اس بات کا جواب نہیں دیتے کہ دنیا میں کونسا ایسا کذاب گزرا ہے۔ جس کو خدا دشمنوں کے خطرناک حملوں سے چھبیس برس تک بچاتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنے خاص فضل سے صدی کے چہارم تک اس کو سلامت رکھا۔ اور ترقی پر ترقی بخشی۔ اور ایک فرد سے لاکھوں انسان اس کے تابع کر دیئے۔ اور کسی دشمن کی پیش نہ گئی۔ اور آئندہ ترقیات کی خبر نہیں۔" (حقیقۃ الوحی صـ۱۳ـ۶)

پھر فرمایا:۔

"اے قوم کے بزرگو اور دانشمندو! ذرا ٹھنڈے ہو کر واقعات پر غور کرو۔ کیا یہ واقعات کاذبوں سے ملتے ہیں یا سچوں سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس جب دیکھو۔ کہ ایک مدعی پر بہت شور اٹھا۔ اور اس کی مخالفت کی طرف دنیا جھک گئی۔ اور بہت آندھیاں چلیں۔ اور طوفان آئے۔ پھر اس پر کوئی زوال نہ آیا۔ تو فی الفور سنبھل جاؤ اور تقویٰ سے کام لو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم خدا سے لڑنے والے ٹھہرو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اے عقلمندو! میرے کاموں سے مجھے پہچانو۔ اگر مجھ سے وہ کام اور نشان ظاہر نہیں ہوتے۔ جو خدا کے تائید یافتہ سے ظاہر ہونے چاہئیں تو تم مجھے مت قبول کرو۔ لیکن اگر ظاہر ہوتے ہیں۔ تو اپنے تئیں دانستہ ہلاکت کے گڑھے میں مت ڈالو۔ بدظنیاں چھوڑو بدگمانیوں سے باز آ جاؤ۔ کہ ایک پاک کی توہین کی وجہ سے آسمان سرخ ہو رہا ہے اور تم نہیں دیکھتے۔ اور فرشتوں کی آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے۔ اور تمہیں نظر نہیں آتا۔ خدا اپنے جلال میں ہے۔ اور در و دیوار لرزہ میں۔ کہاں ہے وہ عقل جو سمجھ سکتی ہے کہاں ہیں وہ آنکھیں جو وقتوں کو پہچانتی ہیں۔ آسمان پر ایک حکم لکھا گیا۔ کیا تم اس سے ناواقف ہو۔ کیا تم رب العزت سے پوچھو گے کہ تو نے ایسا کیوں کیا۔ اے نادان انسان باز آ جا۔ کہ صاعقہ کے سامنے کھڑا ہونا تیرے لئے اچھا نہیں۔" (سراج منیر صـ۲ـ۵)

خدا کے مسیح کی بات پوری ہوئی۔ جماعت بڑھی۔ اور بڑھتی گئی۔ آج اس کی ترقی کا کسی قدر اندازہ اس کے جلسہ سالانہ سے کیا جا سکتا ہے۔ (اس جلسہ کی ابتدا ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ جبکہ جلسہ میں شریک ہونے والوں کی تعداد صرف ۳۲۷ تھی۔) اس میں شامل ہونے کے لئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔ ان میں سے ہر آنے والا خدا کے مسیح کی صداقت کا نشان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ایسے مسلمانوں میں سے نکل کر آیا ہوتا ہے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ اور کر رہے ہیں۔ پس جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ مسلمانوں کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔

(۲)

خدا کے مسیح نے ہندو قوم کو بھی اپنے دعوے سے آگاہ کیا۔ اور قادر مطلق خدا پر ایمان لانے کی دعوت دی۔ اور انہیں زندہ نبی سے روشناس کیا۔ زندہ کتاب سے اطلاع دی۔ چنانچہ حضورؑ نے تحریر فرمایا:۔

"پس اے عزیزو! وہ قادر خدا جس کی ہم سب کو ضرورت ہے۔ وہ اسلام ہی نے پیش کیا ہے۔ اسلام خدا کی قدرتوں کو ایسا ہی پیش کرتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے ظہور میں آئی تھیں۔ یاد رکھو اور خوب یاد رکھو۔ کہ بغیر اس کے کہ خدا کی قدرتیں اور خدا کے چمکتے ہوئے نشان ظاہر ہوں۔ کوئی شخص خدا پر ایمان نہیں لا سکتا۔ یہ سب جھوٹے قصے ہیں۔ کہ ہم پرمیشر پر ایمان لائے ہیں۔ خدا کی شناخت کرنے والے اس کے نشان ہیں۔ اور اگر نشان نہیں۔ تو خدا بھی نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر اپنے مذہب میں اس کی ان نشانوں کی نقل نظیر نہ پاؤ۔ تو خدا سے ڈر کر اس مذہب کو چھوڑ دو۔ اور اسلام کو قبول کرو۔ وہ مذہب کس کام کا ہے۔ اور کیا فائدہ دیگا۔ جو زندہ خدا تک زندہ نشانوں کے ساتھ رہبری نہیں کر سکتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا تمہیں ہدایت کرے۔ موت کا اعتبار نہیں۔ خدا وہی ہے جو زندہ خدا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صـ۶۱۶)

اس دعوت پر ہندو قوم مقابلہ کے لئے اٹھی۔ کچھ بڑے بڑے لوگ براہ راست خدا کے مسیح کے مقابلہ میں آئے۔ اور لقمۂ اجل بن کر اپنی قوم پر اتمام حجت کر گئے۔ ہندو قوم کی مخالفت ناکام رہی۔ اور خدائی جماعت نے رات دن ترقی کی۔ اور ترقی کر رہی ہے۔ زندہ خدا پر زندہ نشانوں کے ساتھ ایمان لانے والی زندہ جماعت کی تعداد بڑھتی گئی۔ اور ہندو قوم میں سے حق پسند اور سعید الفطرت اسلام میں داخل ہوئے۔ جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ پر سینکڑوں کی تعداد میں وہ بھی شامل ہوتے ہیں جنہیں خدا کے مسیح نے زندہ کیا۔ اور وہ اسلام پر ایمان لائے۔ پس جماعت کا جلسہ سالانہ ہندو قوم کے لئے بھی ایک چمکتا ہوا نشان ہے۔

(۳)

خدا کے مسیح نے عیسائی قوم کو بھی دعوت اسلام دی۔ کیونکہ حضور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے مثیل تھے۔ حضور نے انہیں مسیح کی خدائی کے عقیدہ کی غلطی بتائی۔ زندہ قدرتوں والے خدا کی صفات سے اطلاع دی۔ الوہیت و ابنیت مسیح کے پیچیدہ جھگڑوں کا فیصلہ کر کے عیسائیوں کو کفارہ کے عقیدہ کو ترک کرنے کی تلقین کی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"اگر یہ سچ ہوتا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام درحقیقت خدا کا فرزند ہوتا۔ یا خدا ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی پرستش کرتا۔ اور میں تمام ملک میں اس کی خدائی کی اشاعت کرتا۔ اور اگرچہ میں دکھ اٹھاتا۔ اور مارا جاتا۔ اور قتل کیا جاتا۔ اور اس کی راہ میں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاتا۔ تب بھی میں اس دعوت اور منادی سے باز نہ آتا۔ لیکن اے عزیزو! خدا تم پر رحم کرے۔ اور تمہاری آنکھیں کھولے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا نہیں ۔ ۔ ۔ ۔ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خالق ہے میرے پر ظاہر ہوا۔ اور اسی نے اس آخری زمانہ کے لئے مجھے مسیح موعود کیا۔ اس نے بتلایا۔ کہ سچ یہی ہے۔ کہ یسوع ابن مریم نہ خدا ہے۔ نہ خدا کا بیٹا ہے۔ اور اسی نے میرے ساتھ ہمکلام ہو کر مجھے یہ بتلایا۔ کہ وہ نبی جس نے قرآن پیش کیا۔ اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا۔ وہ سچا نبی ہے۔ اور وہی ہے جس کے قدموں کے نیچے نجات ہے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اگر میں بے دلیل دعوے کروں۔ تو جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر خدا اپنے نشانوں کے ساتھ اس طور سے میری گواہی دیتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں مشرق سے مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک اس کی نظیر نہیں۔ تو انصاف اور خدا ترسی کا تقاضا یہی ہے۔ کہ مجھے میری اس تمام تعلیم کے ساتھ قبول کریں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میں ظاہر ہوا ہوں تا خدا میرے ذریعہ سے ظاہر ہو ۔ ۔ ۔ اے عزیزو تم جو خدا کی طلب میں لگے ہوئے ہو۔ میں تمہیں بشارت دیتا ہوں۔ کہ سچا خدا وہی ہے۔ جس نے قرآن نازل کیا۔" (حقیقۃ الوحی صـ۶۱ـ تا صـ۶۲)

خدا کے مسیح کی یہ دعوت عیسائی قوم کو ناگوار گزری۔ اس نے مخالفت کی۔ اور خوب کی۔ بہت سے جوشیلے میدان مقابلہ میں آئے لیکن ناکام ہو کر اپنی قوم کے لئے اتمام حجت بنے خدائی جماعت ترقی کرتی گئی۔ اور ترقی کر رہی ہے عیسائی تثلیث و کفارہ کے عقائد ترک کر کے قرآن کے نبی اور قرآن کے خدا پر ایمان لا چکے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں میں ان میں سے بھی کئی ہوتے ہیں۔ پس آج جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ عیسائی قوم کے لئے بھی ایک زندہ نشان ہے۔

(۴)

خدا کے مسیح کے مخالفین کی مشترکہ کوششیں بھی عبث ثابت ہوئیں۔ وہ باوجود ہر جہت سے مقابلہ پر آنے کے اور باوجود مخالفت کی ہر بھٹی بھڑکانے کے نامراد رہے۔ بانی سلسلہ احمدیہ کی بے سروسامانی ان کے لئے ابتدا میں امید کا پیغام بنی۔ وہ آپ کو مغلوب کرنا آسان اور آپ کے سلسلہ کو کچل کر رکھ دینا امر سہل یقین کرتے تھے۔ لیکن خدائی ارادے اور اس کی تقدیریں کچھ اور ہی کہہ رہی تھیں۔ چنانچہ مخالفین کی ناکامی کے پے بہ پے اسباب پیدا ہوتے گئے۔ ان کی سکیمیں سازشیں اور تجویزیں ھباءً منثورًا ہو کر رہ گئیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقی ہر قدم پر ان کی کوششوں کے لئے پیغام اجل ثابت ہوئی۔ نہ ایک بار نہ دو بار بلکہ سینکڑوں ہزاروں بار انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرت کے حیرت زا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نظارے مشاہدہ کئے۔ خدا کا غیبی ہاتھ سلسلہ احمدیہ کی تائید میں انہیں ہر جا نظر آیا۔ ان کی حسرت و مایوسی کا سب سے بڑا نظارہ ہر سال جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ پیش کرتا ہے جبکہ اس میں شامل ہونے والا ایک ایک احمدی۔ مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں کے منصوبوں کی ناکامی اور نامرادی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

(۵)

خدا کے مسیح کو قبول کرنے والے دنیا کے مختلف کونوں میں مخالفین کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہے ہیں۔ وہ دین کی خاطر مختلف انواع کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں زمین باوجود فراخی کے ان پر تنگ کی جا رہی ہے۔ خدا کے فرشتے ان کی امید بندھاتے۔ اور انہیں ہمت دلاتے ہیں۔ خدا کے وعدوں پر یقین رکھنے والا مومن ایک لحظہ کے لئے بھی مایوس نہیں ہو سکتا۔ وہ ربانی بشارتوں کے سایہ تلے امیدوں کے گہوارہ میں پرورش پاتا ہے۔ مصائب اس کے سامنے حقیر اور مشکلات اس کے نزدیک بے وقعت ہیں۔ ایمانی قوت کو بڑھانے کے لئے صبر کا مزید سبق سکھانے کے لئے اور مشکلات و مصائب کو اور زیادہ حقیر سمجھنے کے لئے ہمارا جلسہ سالانہ ایک اہم موقعہ ہے۔ جبکہ احمدی اپنے محبوب مرکز میں جمع ہو کر اپنے ایمان کی تختیوں پر دعائیت کے نقوش کندہ کرتے ہیں۔ پس قادیان میں ان کا آنا انہیں وہ عزم وہ قوت ایمانی۔ وہ بلند حوصلگی اور وہ صبر و استقلال عطا کرتا ہے۔ جس کے مقابلہ میں مخالفت کی آندھیاں مصائب کی چٹانیں اور عداوت و دشمنی کی آگ کے شعلے بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔

پس اے احمدی دوستو! ان مبارک ایام میں اڑ کر بھی اپنے محبوب کی بستی میں پہنچو۔ کہ یہ ایام نہ صرف مسلمانوں۔ ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے نشان ہیں۔ نہ صرف ان کی مشترکہ جد و جہد کی ناکامی کا ثبوت ہیں۔ بلکہ خود ہمارے لئے بھی امید بندھانے۔ ہمت بڑھانے اور صبر و استقلال سکھانے والے ہیں۔

خاکسار ناصر احمد واقف تحریک جدید

# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے خلاف

## پیغام صلح کی ایک حلفی شہادت

پیغام صلح ۷ ار نومبر ۱۹۴۳ء کے صفحہ ۸ پر دو امور کے متعلق "میری حلفیہ شہادت" از مرتضیٰ خانصاحب شائع ہوئی ہے۔ جہلم میں ایک احمدی دوست کے سوال پر کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں آپ کی زوجہ محترمہ کو اخبارات میں ام المومنین لکھا جاتا تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں تمام جماعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتی تھی؟ جواب میں ماسٹر عبدالعزیز صاحب ایمن آبادی کی طرف منسوب کر کے ایک روایت لکھی ہے کہ حضرت اقدس نے اپنی زبان مبارک سے اُن کے سامنے ارشاد فرمایا "تم لوگ ہی اُن کو اُم المومنین کہتے ہو۔ خدا نے تو نہیں کہا۔" اور استنباط کیا ہے کہ (۱) حضرت صاحب کو کبھی الہام نہیں ہوا۔ کہ انکی زوجہ محترمہ ام المومنین ہیں (۲) خود حضرت صاحب نے کبھی کسی کو نہیں کہا کہ ان کی بیوی کو ام المومنین کہا جائے۔" وغیرہ وغیرہ۔

"پیغام" کی پیش کردہ روایت کی تردید مکرم ماسٹر عبدالعزیز صاحب وضاحت کے ساتھ "الفضل" میں کر چکے ہیں اور حلفیہ بیان میں بتا چکے ہیں کہ "میں نے مرتضیٰ خاں صاحب سے اس قسم کے کوئی الفاظ بیان نہیں کئے۔" اب میں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد پیش کرتا ہوں۔ جسے اگر تعصب اور ہٹ دھرمی کی پٹی اتار کر پڑھا جائے۔ تو فیصلہ کن طور پر تشفی کرنے والا ہے۔

الحکم مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۱ء میں ۱۴ ستمبر ۱۹۰۱ء بعد مغرب کی حسب ذیل ڈائری درج ہے۔

"ام المومنین کا لفظ جو مسیح موعود کی بیوی کی نسبت استعمال کیا جاتا ہے۔ اس پر بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنکر فرمایا۔

اعتراض کرنے والے بہت ہی کم غور کرتے ہیں اور اس قسم کے اعتراض صاف بتاتے ہیں۔ کہ وہ محض کینہ اور حسد کی بنا پر کئے جاتے ہیں۔ ورنہ نبیوں یا ان کے اظلال کی بیویاں اگر امہات المومنین نہیں ہوتیں تو کیا ہوتی ہیں؟ خدا تعالیٰ کی سنت اور قانون قدرت کا اس تعامل سے بھی پتہ لگتا ہے کہ کبھی کسی نبی کی بیوی سے کسی نے شادی نہیں کی۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں سے جو اعتراض کرتے ہیں کہ ام المومنین کیوں کہتے ہو۔ پوچھنا چاہیئے کہ تم بتاؤ۔ جو مسیح موعود تمہارے ذہن میں ہے۔ اور جسے تم سمجھتے ہو۔ کہ وہ آکر نکاح بھی کرے گا۔ کیا اس کی بیوی کو تم ام المومنین کہو گے یا نہیں۔ مسلم میں تو مسیح موعود کو نبی ہی کہا گیا۔ اور قرآن شریف میں انبیاء علیہم السلام کی بیویوں کو مومنوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ افسوس تو یہ ہے کہ یہ لوگ میری مخالفت اور بغض میں ایسا تجاوز کرتے ہیں۔ کہ منہ سے بات کرتے ہوئے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ اس کا اثر اور نتیجہ کیا ہوگا۔

جن لوگوں نے مسیح موعود کو شناخت کر لیا ہے اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے موافق اس کی شان کو مان لیا ہے ان کا ایمان تو خود بخود انہیں اس بات کے ماننے پر مجبور کرے گا۔ اور جو آج اعتراض کرتے ہیں۔ یہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی ہوتے۔ تب بھی اعتراض کرنے سے باز نہ آتے۔"

اس حوالہ سے صاف ثابت ہے کہ نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود لفظ ام المومنین کی تصدیق فرمائی بلکہ ساتھ ہی نبی کی بیوی ہی ام المومنین کہلا سکتی ہے۔ کی تعیین فرما دی ہے۔

باقی امر اول یعنی الہاماً ام المومنین کے خطاب کے لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل الہام قابل غور ہے۔

"اذکر نعمتی رئیت خدیجتی" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۲)

اب اس الہام میں صاف طور پر حضرت ام المومنین کو خدیجتی کہکر ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نسبت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتا دیا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موجودہ خدیجۂ ثانی بھی ام المومنین ہیں۔

(ایس۔ ایم۔ عبداللہ ہاگورا)

## انسداد حقہ نوشی کے سلسلہ میں ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاوے کی رو سے حقہ پینا لغو افعال میں داخل ہے۔ اور مومن کی شان یہ بیان کی گئی ہے۔ والذین هم عن اللغو معرضون۔ کہ مومن لغویات سے پرہیز کرتے ہیں۔ اس بارہ میں نظارت تعلیم و تربیت کے تربیتی اجلاس میں بھی انسداد حقہ کے سلسلہ میں ذیل کا فیصلہ ہوا ہے کہ قادیان کے شارع عام میں حقہ پینا بالکل روک دیا جائے اور جو لوگ دکانوں کے اندر یا گھروں کے اندر اجتماعی طور پر حقہ پیتے ہیں انکو بھی روکا اور سمجھایا جائے۔ کہ معذور اور مستثنے لوگ اکیلے مخفی جگہ پر پی سکتے ہیں۔ ورنہ بصورت ثانی یہ امر حقہ کے انسداد کے خلاف ہے۔

عہدہ داران جماعت سے امید کی جاتی ہے۔ کہ وہ حقہ کے انسداد میں پوری کوشش فرمائیں۔ اس کے متعلق نظارت ہذا کی طرف سے مرکزی خدام الاحمدیہ کو بھی لکھا جا رہا ہے۔

## مجلس مشاورت کا ایک اہم فیصلہ

امسال مجلس مشاورت میں پیش ہو کر یہ فیصلہ ہوا۔ کہ ہر سیکرٹری مال ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں ایک فہرست بھیج دیا کرے۔ کہ فلاں فلاں موصی نے اتنی رقم فلاں تاریخ کو فلاں کوپن نمبر کے ماتحت ادا کر دی ہے۔ موصی کا نام اور نمبر وصیت بھی اس میں ہونا ضروری ہے۔ اس فیصلہ کی تعمیل میں سیکرٹریان مال فوراً نقشہ بنا کر ارسال کر دیں۔ جس میں مندرجہ بالا امور پائے جائیں۔ دوسرا نقشہ قابل قبول نہ ہوگا۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

**ایک دفعہ استعمال سے فائدہ ہوا**

محترم حضرت نواب محمد علی خان صاحب اپنے رقعہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

**حفسم کا ایک دفعہ حسب ہدایت استعمال کیا ہے۔ نمایاں فائدہ ہوا ہے۔**

ایسی جادو اثر دوا کی قیمت جو خونی و بادی بواسیر کے لئے ہے صرف دو روپیہ

**دی بنگال ہومیو فارمیسی قادیان**

## ضروری گذارش

الفضل کے جن خریدار اصحاب نے وی پی ڑکوا کر الفضل کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ وہ از راہ کرم بہت جلد ادائیگی فرماویں کیونکہ روزمرہ کے اخراجات کیلئے روپیہ کی سخت ضرورت ہے۔ احباب کو ہمیشہ یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ الفضل کا چندہ بروقت اور باقاعدگی سے ادا کرنا نہایت ضروری ہے۔

مینجر الفضل

## اپنی بچائی ہوئی رقم کو حفاظت سے رکھئیے

جنگ کے زمانے میں لوگوں کی یہ فطری خواہش ہوتی ہے کہ اپنے روپے سے سونا چاندی، جواہرات، زمین، مکان یا سامان خرید کر رکھ لیں۔ مگر روپیہ بچانے کا یہ طریقہ خطرے سے خالی نہیں ہے اور اس میں عرصے کے بعد ہی کامیابی ہوگی۔ سونے، چاندی، جواہرات، جائداد اور سامان کی قیمتیں تمام دوسری چیزوں کی قیمتوں کی طرح تیزی سے بڑھ گئی ہیں۔ جنگی فتوحات کے ساتھ ساتھ لوگوں میں دن بدن اعتماد بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ قیمتیں ایک دن ضرور گریں گی۔ ممکن ہے کہ وہ اچانک گریں اور آپ کی رقم کا بڑا حصہ ڈوب جائے۔ آپ کو ہوشیاری سے کام لینا چاہئے۔ اور اپنی گاڑھی کمائی کی بچت کو محفوظ جگہ لگانا چاہئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

### آئندہ کے لئے روپیہ بچانے کا محفوظ طریقہ اختیار کیجئے

اگر آپ ان میں سے کسی جگہ روپیہ لگائیں تو وہ محفوظ بھی رہیگا اور آئندہ اسکی مالیت بھی برقرار رہے گی

انجمن امداد باہمی — بینک کا سیونگ کھاتہ

بیمہ پالیسی — پوسٹ آفس سیونگ بینک

یا ان سب سے بہتر

سرکاری قرضے — اور

سیونگ سرٹیفکیٹ۔

### چار آنے روز بچائیے

اپنے گھر میں بچت کی تحریک جاری کیجئے۔ چار آنے روزانہ یا ہو سکے تو اس سے زیادہ بچانے کیلئے منصوبہ [illegible] کو کام میں لائیے پھر اس بچائی ہوئی رقم کو [illegible]

[illegible]

قوم کے لئے قومی جنگی محاذ کی اپیل


جلسہ سالانہ کی تقریب پر

۲۱ دسمبر ۱۹۴۳ء سے ۴ جنوری ۱۹۴۴ء تک خاص رعایت

کوئن

ہر مشہور دوکان سے خریدیں

کوئن گولڈن پلز
طاقت کی بےنظیر گولیاں
نہایت بیش قیمت اجزا سے مرکب دو روپیہ میں بارہ

ٹیبلٹ
ملیریا کی کامیاب دوا
دو روپیہ میں ایکسو بیس ٹکیہ ۱۲۰

کوئن پاوڈر
امراض مخصوصہ کا بہترین علاج
مکمل خوراک پونے دو روپیہ

مینوفیکچررز:۔ دی کوئن سٹورز قادیان



روح نشاط

اس کا دوسرا نام خمیرہ گاؤزبان عنبری یاقوتی ہے۔ سونے چاندی کے ورق مروارید۔ عنبر۔ کشتہ یاقوت۔ کشتہ زمرد کشتہ سنگ یشب۔ کشتہ زہر مہرہ کے علاوہ اور بہت سی قیمتی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتا ہے۔ دل اور دماغ اور جسم کے تمام پٹھوں کو طاقت دینے میں بےنظیر ہے۔ کھانسی اور پرانے نزلہ کو دور کرتا ہے۔ قیمت آٹھ روپے فی چھٹانک۔

طبیہ عجائب گھر قادیان



شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے!

کونین خالص تو ملتی نہیں اگر ملتی ہے تو بیس روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو "شباکن" استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص ۱۲؍ پچاس قرص ۱۱؍

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب



اٹھرا اسقاط کا مجرب علاج

حب اٹھرا رجسٹرڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین۔ خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱؍ مکمل خوراک گیارہ تولے یکدم منگوانے پر ۱۲؍

حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ دواخانہ معین الصحت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

**لنڈن** ۹ر دسمبر۔ اٹلی میں برطانیہ کی آٹھویں فوج ایڈریاٹک کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہوئی ٹوناکی بستیوں کے پاس پہنچ رہی ہیں۔ پانچویں فوج کسینا کی طرف بڑھ رہی ہے۔

**لنڈن** ۹ر دسمبر۔ بھاری بمبار اتحادی جہازوں نے یونان میں ایتھنز کے اڈوں پر گولہ باری کی۔

**ماسکو** ۹ر دسمبر۔ روسی فوجیں ڈنیپر کے موڑ پر بڑھتی ہوئی ایسی جگہ پہنچ گئی ہیں۔ جو جرمن فوجوں کے لئے بہت اہم ہے۔ جو روسی فوجیں زنامنکا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ وہ اب صرف دس میل دُور رہ گئی ہیں۔

**واشنگٹن** ۹ر دسمبر۔ بحرالکاہل جنوبی میں مارشل کے جزیرہ پر امریکی سمندری جہازوں نے جو حملہ کیا تھا۔ اس کا کچھ اور حال معلوم ہوا ہے۔ ایک خبر یہ ہے کہ چھ جاپانی جہاز ڈبو دیئے گئے۔ اور تین بڑے جہازوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ ۷۲ ہوائی جہازوں کو گرایا گیا۔ اور چار اہم ٹھکانوں پر بم برسائے گئے۔ نیو برٹن میں پھر زور کا حملہ کیا گیا۔ اور کرماٹا کے اڈے پر بم برسائے گئے۔ نیوگنی میں داریوں کے اڈے پر جن فوجوں نے حملہ کیا تھا۔ وہ اس کے قریب جا پہنچی ہیں۔ اگسٹا کے مورچوں کو اور جوڑا کر لیا گیا ہے۔ اتحادی جہازوں نے ایک ہوائی لڑائی میں جس میں دشمن کے چالیس جہاز شامل تھے۔ ان میں سے چار کو برباد کر دیا گیا۔ اور چھ کو نقصان پہنچایا گیا۔

**طہران** ۹ر دسمبر۔ ایران کے وزیر اعظم نے کہا طہران میں پچھلے دنوں جو کانفرنس ہوئی ہے۔ اس کا نہ صرف موجودہ دنیا پر بلکہ آئندہ نسلوں پر بھی گہرا اثر پڑے گا۔

**دہلی** ۹ر دسمبر۔ گذشتہ ہفتہ پٹیالہ میں خالصہ ڈیفنس لیگ کا جو جلسہ ہوا۔ اس میں کئی اہم فیصلے کئے گئے۔ اس لیگ کے ذریعہ اسوقت تک ایک لاکھ پچاس ہزار رنگروٹ بھرتی ہو چکے ہیں۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ بھرتی کیلئے اور بھی کوشش کرے۔ پراپیگنڈا کے ذریعہ اور اہم مقامات پر کانفرنسیں کر کے سکھوں کو بھرتی کرانے کی کوشش کی جائے۔

**لنڈن** ۸ر دسمبر۔ قاہرہ میں تین روز تک صدر ترکی۔ مسٹر چرچل اور مسٹر روزویلٹ میں جو ملاقات ہوتی رہی۔ وہ ختم ہو گئی ہے۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس کانفرنس میں ان امور کے متعلق پالیسی تیار کی گئی۔ اور غور و فکر کیا گیا۔ جن سے ترکی۔ برطانیہ اور امریکہ کو دلچسپی ہے۔ یہ کانفرنس آگے چل کر ان تینوں حکومتوں کیلئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اس کانفرنس سے نہ صرف یہ ظاہر ہو گیا۔ کہ اہم معاملات کے متعلق ان تینوں حکومتوں کی رائے ایک ہے۔ بلکہ یہ بھی کہ ترکی سے دوستانہ تعلقات پختہ ہو چکے ہیں۔

**ماسکو** ۸ر دسمبر۔ شمالی سفید روس میں روسی فوجوں نے سمالنسک سے وارسا کو جانے والی لائن کو توڑ دیا ہے۔

**لنڈن** ۸ر دسمبر۔ اٹلی میں جس فوج نے دریائے مورو کو پار کیا ہے۔ وہ پسکارا کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مغرب کی طرف سے پانچویں فوج سخت دباؤ ڈال رہی ہے۔ مٹیانو کے درہ کے لئے سخت لڑائی ہو رہی ہے۔ روم جانے والی سڑک اس درہ میں سے گزرتی ہے۔

## "اخلاق احمدؐ" کے بعد "شمائل احمدؐ"

"اخلاق احمدؐ" کا دوسرا حصہ "شمائل احمدؐ" شعبہ اطفال احمدیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر شائع کیا جا رہا ہے۔ یہ کتاب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت تیار ہوئی ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق حسنہ کے مختلف پہلوؤں پر صحابہ کرام کی روایات سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس کا مطالعہ ہر احمدی بچے کے لئے بالعموم اور اطفال و خدام کے لئے بالخصوص مفید اور از بس ضروری ہے۔ اطفال کے آئندہ امتحان کے لئے بھی یہی کتاب بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔ جلسہ سالانہ پر انشاء اللہ تیار ہو جائیگی۔

قائم مقام مہتمم اطفال قادیان

## سائنس کے گریجوایٹ متوجہ ہوں

۲۳ میٹریولوجیکل اسسٹنٹوں کی آسامیوں کے لئے مسلمان امیدوار درکار ہیں۔ جو سائنس کے گریجوایٹ ہوں۔ تنخواہ ۔/۱۳۰ روپیہ ماہوار سے شروع ہوگی۔ اور دس روپیہ سالانہ ترقی ہوگی۔ ابھی یہ آسامیاں مستقل نہیں۔ مگر مستقل ہو جانے کی امید ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ارسال کی جائیں۔

Director Genral of observatories Meterealogical Department Lodhi Road New Delhi.

## لنڈن میں عیدالاضحیٰ

**لنڈن** ۸ر دسمبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ حسب معمول آج لنڈن کی احمدیہ مسجد میں عیدالاضحیٰ منائی گئی۔ خطبہ میں "قربانی کی فلاسفی" اور "اسلام نے کس طرح قربانی کے متعلق پُرانے مشرکانہ خیالات کو رد کیا" بیان کیا گیا۔ اس موقعہ پر تمام مجمع کو دعوت دی گئی۔ جس کے لئے وزارت خوراک نے خاص رعایت دی۔

شمس


## قادیان کی معزز ہستیاں اور موتی سرمہ

حضرت مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے تحریر فرماتے ہیں کہ "مدرسۃ الخواتین کی ایک طالبہ کو ککروں کی وجہ سے سخت تکلیف تھی۔ چنانچہ وہ پڑھائی کرنے سے بھی عاجز آ گئی تھی۔ اس نے آپکا سرمہ چند روز استعمال کیا۔ جس سے اس کو بہت فائدہ ہوا۔ اب وہ باقاعدہ پڑھتی ہے میں یہ اطلاع آپ کو اس لئے دیتا ہوں تاکہ دوسرے لوگ بھی آپکے اس سرمہ کی اس خوبی سے آگاہ ہو کر اس سے فائدہ اٹھا سکیں"۔ دنیا نے تسلیم کر لیا ہے کہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ ابتدائی موتیا بند۔ وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔

قیمت فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ۔ محصول ڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان پنجاب

## بیت العلاج دارالعلوم قادیان

ہمارے خاندان میں عرصہ سے حکمت جاری ہے۔ مشورہ ہر وقت بلا معاوضہ دیا جاتا ہے۔ ہر مرض کی دوا تیار رہتی ہے۔ چند ادویہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

**عرق بخار۔** یہ تپ کہنہ۔ محرقہ۔ میعادی ملیریا وغیرہ ہر قسم کے بخار کو دُور کرنے میں کارآمد ہے۔ خوراک ۲ ماشہ قیمت عہ فی پاؤ

**اکسیر معدہ** جو معدہ کی تمام خرابیوں و امراض کے لئے اکسیر ہے۔ خوراک ایک گولی۔ قیمت تین روپے سیکڑہ

**کاسر ریاح۔** ہر مرض و نقص امعاء کے لئے خاص ہے۔ خوراک تین ماشہ۔ قیمت چھ آنے فی تولہ

**شربت** مدر حیض کو باقاعدہ کرنے اور دیگر امراض رحم کو دُور کرنے میں بے نظیر ہے۔ خوراک ۲ تولہ قیمت عہ فی پاؤ

**روغن شفا** زخموں کو بھرتا ہے۔ دردوں کو دُور کرتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ آنے اسی غرض کیلئے لال تیل قیمت ۴ر تولہ

بیت العلاج دارالعلوم قادیان

تریاق معدہ بعدہ کی تمام قسم کی امراض کو دور کرنے اور قوت ہاضمہ کو بڑھانے کیلئے لاثانی دوا ہے۔ قیمت ۲۰ ٹکیاں عہ پیکنگ و محصولڈاک بذمہ خریدار عزیز کار ربانک منیجن سٹورز ریلوے روڈ قادیان

## دواخانہ طبّ جدید

مالکان دواخانہ نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ امسال سال کے اختتام پر موجودہ تمام سٹاک ختم کر دیا جائے۔ اور باوجود گرانی زمانہ کے تمام ادویات پر ½ رعایت منظور کر لی ہے۔ تمام احباب اور خصوصاً ممبران طبّ جدید کے لئے فائدہ اٹھانیکا سنہری موقع ہے

مینیجر دواخانہ طبّ جدید قادیان